- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۶ھ ش ۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۷۶

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فر[illegible]

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت چند روز قبض، اختلاج اور تشنج کی شکایت رہنے کے بعد کل عصر کے بعد سے اچھی ہے اصل مرض میں بھی آہستہ آہستہ کمی ہو رہی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

پاکستان کیطرف سے کشمیر کے متعلق پانچ طاقتی قرارداد منظور کرنے کا اعلان

—— حفاظتی کونسل میں وزیر خارجہ پاکستان فیروز خان نون کی تقریر ——

نیویارک ۲۱ نومبر۔ کل حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق پانچ طاقتی قرارداد پر بحث کے دوران وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خان نون نے اعلان کیا کہ پاکستان کو پانچ طاقتوں کی یہ قرارداد جس میں ڈاکٹر گراہم کو ایک دفعہ پھر ہندوستان و پاکستان بھیجنے کی سفارش کی گئی ہے منظور ہے۔ اور وہ ڈاکٹر گراہم کو اپنے مفوضہ فرائض ادا کرنے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائے گا۔ اور ان کے ساتھ پورا تعاون کرے گا۔ انہوں نے کونسل کو بتایا کہ نئی قرارداد کے مسودے میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند اور پاکستان کی قرارداد اگست ۱۹۴۸ء کے پہلے حصہ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے پاکستان کو افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ مذکورہ قرارداد کے پہلے حصہ پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔ اور خود اقوام متحدہ کے متعدد نمائندے اس کی تصدیق کر چکے ہیں۔ مسٹر یارنگ نے بھی اپنی رپورٹ میں ہرگز اس امر کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ مذکورہ قرارداد کے پہلے حصہ پر عمل درآمد ہونا ابھی باقی ہے۔ ایسے امور جن پر پہلے ہی عمل ہو چکا ہے انہیں دوبارہ چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ملک فیروز خان نون نے ہندوستان سے اپیل کی۔ کہ وہ بھی پانچ طاقتی قرارداد کو قبول کر کے ڈاکٹر گراہم کے ساتھ پورے طور پر تعاون کرے۔ اور اس ضمن میں اس پر جو بین الاقوامی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بھارتی نمائندے مسٹر کرشنا مینن کے ان جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کا بھی ذکر کیا۔ جو مسٹر مینن نے ذاتی طور پر ملک فیروز خان نون پر لگائے تھے۔ انہوں نے کہا میں بھی اگر چاہوں تو ان کی ہی زبان میں ان بے بنیاد الزامات کا جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن میں اس باوقار بین الاقوامی مجلس کو گالی گلوچ طعن و تشنیع اور ذاتی حملوں کا اکھاڑہ بنانا نہیں چاہتا ؛

کل جب کونسل میں پانچ طاقتی قرارداد پر بحث شروع ہوئی۔ تو سب سے پہلے فلپائن کے نمائندے مسٹر رومیولو کارلوس نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا اب وقت آ گیا ہے کہ کشمیر کے قضیہ کو جو عرصہ دراز سے لٹکتا چلا آ رہا ہے حل کرنے کے لئے کوئی مناسب اور موثر قدم اٹھایا جائے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہندوستان اور پاکستان دونوں ہی یہ نہیں چاہتے۔ کہ یہ ناسور غیر معین مدت تک رستا چلا جائے۔ اس لئے اس کا جلد کوئی منصفانہ اور معقول حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر گراہم کا بڑا کام یہ ہو گا۔ کہ وہ ریاست کو فوجوں سے خالی کرائیں۔ مسٹر کارلوس نے بھارتی نمائندے کے اس الزام کا بھی جواب دیا۔ کہ فلپائن کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کی بے جا حمایت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں مسٹر مینن کو یقین دلاتا ہوں کہ فلپائن ہرگز کسی کی بے جا حمایت کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں وہ ہر قوم کے لئے حق خود ارادی کا حامی ہے۔ کیونکہ اسے ""

مسٹر کارلوس کے بعد عراق کے نمائندے جناب ہاشم جواد نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا میں پاکستان کے "اقوام متحدہ کے ایک بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے ؛

(باقی صفحہ ۸ پر)

"یاجوج ماجوج" کی تعیین، ان کی سرگرمیاں اور ان کا مقدر انجام

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام عربی زبان میں ایک اہم لیکچر

ربوہ ۲۰ نومبر۔ آج بوقت ۲ بجے دوپہر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر صدارت مکرم محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے عربی زبان میں "یاجوج ماجوج" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز اور عالمانہ تقریر کی جو نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ فاضل مقرر نے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور بائیبل کے حوالہ جات سے یاجوج ماجوج کی تعیین کی۔ اور ان کی سرگرمیوں۔ اور آخر میں ان کے مقدر انجام کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس عالم الغیب خدا تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کی اتنی عظیم الشان اور حیران کن ترقیات کی پیش خبریاں کی تھیں۔ اسی خدا نے ان کی انجام کار تباہی اور بالآخر اسلام کے غالب آنے کی بھی خبر دی ہے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مولوی صاحب موصوف کے عالمانہ انداز بیان کی تعریف کی۔ اور مجلس عربی کو بعض نہایت مفید مشورے دیئے ؛

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی فٹ بال ٹیم کی شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام کالج سے چوہدری نصیر احمد صاحب بشیر ایم ایس سی پریذیڈنٹ فٹ بال کلب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام کالج کی یونیورسٹی فٹ بال ٹیم نے ۱۸ نومبر کو اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کی فٹ بال ٹیم کو چار گول سے شکست دے کر ناک آؤٹ زون چیمپئن شپ حاصل کی ہے۔ اس سے پہلے ہماری ٹیم گارڈن کالج راولپنڈی کی یونیورسٹی ٹیم کو ۹ نومبر کو ایک گول کے مقابلہ میں دو گول سے شکست دے چکی ہے۔ اس خوشی میں ۱۹ نومبر کو تعلیم الاسلام کالج میں تعطیل رہی۔ ہم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اور دیگر احباب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ٹیم کی حوصلہ افزا[illegible]

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے دو دَور

اللہ تعالیٰ نے کمزوری اور بے بسی کے دَور میں بھی آپکی مدد کی اور طاقت کے زمانہ میں بھی اپنی تائید و نصرت سے نوازا

اگر ہم صحیح معنوں میں آپ کی اتباع کریں تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ بھی یہی سلوک کریگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم نومبر ۱۹۵۷ء ۔ بمقام ربوہ

(یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں ۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی))

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اذا جاء نصر اللہ و الفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا (سورۃ نصر پ ۳۰)

اس کے بعد فرمایا:۔
یہ قرآن کریم کی

ایک مختصر سی سورت

ہے ۔ اور بظاہر یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے لیکن چونکہ آپ کے اتباع بھی قرآن کریم کے احکام کے مطابق آپ کے ماتحت ہیں اس لئے اس سے آپ کے تمام اتباع اور آپ سے محبت رکھنے والے چاہے وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ اس سورت سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر دو زمانے آنے ہیں ۔ ایک تو وہ زمانہ تھا جب نصر اللہ اور فتح نہیں آئی تھی ۔ اور ایک اس زمانہ کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے ۔ جب نصر اللہ اور فتح آئے گی ۔ اور وہ نصر اللہ اور فتح اس طرح آئے گی کہ رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا تو دیکھے گا کہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں ۔ گویا یہ چیز علامت ہوگی نصر اللہ اور فتح کی ۔ جب لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے ۔ تو تجھے نظر آ جائے گا کہ نصر اللہ اور فتح آ گئی ہے ؎

دوسری بات

اس سورت میں یہ بتائی گئی ہے کہ ایسے وقت میں تجھے خدا تعالیٰ کی بہت تسبیح کرنی چاہیئے ۔ اور استغفار سے کام لینا چاہیئے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش اور اس کی مدد طلب کرنی چاہیئے کیونکہ تیرا خدا بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔۔ دنیا میں اگر ہم کسی سے یہ کہیں کہ فلاں شخص بڑا مالدار ہے ۔ تو اس میں یہ اشارہ مخفی ہوتا ہے ۔ کہ اگر کسی وقت تمہیں مدد کی ضرورت ہو ۔ تو اس سے مدد مانگو یا اگر کہا جائے ۔ کہ فلاں شخص شہر کا بڑا رئیس ہے ۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں ۔ کہ اگر شہر میں فساد ہو جائے تو اس کے پاس جاؤ ۔ اور اس سے مدد طلب کرو ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو تواب کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے ۔ کہ تمہارا خدا اپنے بندوں کی طرف بار بار فضل کے ساتھ رجوع کرنے والا ہے ۔ اس لئے جب بھی تمہیں مشکلات پیش آئیں ۔

تمہارا کام یہ ہونا چاہیئے

کہ تم خدا تعالیٰ کی طرف جھکو اور اس سے مدد چاہو ۔ وہ اپنے فضل سے تمہاری ہر قسم کی خرابیوں اور نقائص کی اصلاح کے سامان پیدا فرما دے گا ۔ غرض ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔ کہ تجھ پر پہلے وہ زمانہ گزرا ہے ۔ کہ جب فتح اور نصرت تیرے پاس نہیں آئی تھی لیکن اب میں تجھے وہ زمانہ دکھاؤں گا جس میں تجھے نصرت اور فتح میسر آ جائے گی ۔ اور تو دیکھے گا ۔ کہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں ۔ گویا نصرت اور فتح کا ظاہری نمونہ اشاعتِ مذہب ہوگا ۔ اور استغفار اور حمد کی قبولیت کا ظاہری نمونہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا ظہور ہوگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غربت اور کمزوری کی حالت تو

ان واقعات سے ظاہر ہے

جو آپ کے دعوائے نبوت کے ابتدائی سالوں میں آپ سے پیش آئے ۔ ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ کے قریب صفا پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ اور کسی فکر میں تھے ۔ شاید آپ اس فکر میں ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ نے میرے سپرد اتنا بڑا کام کیا ہے اسے میں کس طرح انجام دوں گا ۔ آپ نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا ۔ کہ اتنے میں آپ کے پاس سے ابو جہل گزرا ۔ اور اس نے آپ کو گندی گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر اس نے یہیں تک بس نہ کی ۔ بلکہ اس بدبخت نے اپنے پاؤں سے آپ کے کندھے پر ٹھوکر ماری ۔ اور اس طرح آپ کو جسمانی رنگ میں بھی سخت اذیت پہنچائی ۔ مگر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے اسے کوئی جواب نہ دیا ۔ اور خاموشی سے اٹھ کر اپنے گھر چلے گئے (سیرۃ الحلبیہ جلد اول ص۳۱۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاندان کی ایک پرانی بڑھیا لونڈی تھی جس نے گھر کے کئی بچوں کو پالا تھا ۔ جو اب بڑی عمر کے ہو چکے تھے ۔ وہ لونڈی دروازہ میں کھڑی یہ سب نظارہ دیکھ رہی تھی حضرت حمزہ رضؓ اس وقت شکار کو گئے ہوئے تھے جب وہ واپس آئے ۔ تو وہ لونڈی بڑے غصہ سے کہنے لگی ۔ کہ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو ۔ اور ہر وقت اسلحہ سے مسلح رہتے ہو ۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ ابھی میں نے دیکھا کہ تیرا بھتیجا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سامنے پتھر پر بیٹھا ہوا تھا ۔ کہ اتنے میں ابو جہل آیا ۔ اور اس نے اسے گندی گالیاں دینی شروع کر دیں اور اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر ماری ۔ اور خدا کی قسم جب اس نے اسے گالیاں دیں ۔ اور ٹھوکر ماری ۔ اس وقت میں سامنے کھڑی تھی ۔ اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا ۔ اور خاموشی سے اس کی گالیاں سنتا رہا ۔ اور تکلیف برداشت کرتا رہا ۔

حضرت حمزہ رضؓ

کو یہ سنکر غیرت آئی ۔ وہ وہیں سے الٹے پاؤں لوٹے اور خانہ کعبہ میں گئے ۔

وہاں [illegible] و رؤساء مکہ کے سامنے بیٹھا ابوجہل بڑا فخر کر رہا تھا کہ میں نے آج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیں۔ اور وہ بالکل ڈر گیا۔ اور آگے سے بدل بھی نہیں سکا۔ اتنے میں حضرت حمزہ وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے اپنی کمان زور سے اس کے سر پر مار کر کہا۔ کمبخت اگر تجھے بہادری کا دعوٰے ہے۔ تو آ اور میرے ساتھ لڑ۔ ورنہ شرم کر۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو تجھے کچھ نہیں کہا۔ مگر پھر بھی تو نے اسے گالیاں دیں۔ اور بُرا بھلا کہا۔ میں نے اب سارے مکہ والوں کے سامنے تجھے مارا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے۔ تو میرا مقابلہ کر۔

مکہ کے رؤساء جوش میں اٹھے

اور انہوں نے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر ابوجہل ایسا گھبرایا کہ وہ کہنے لگا۔ تم حمزہؓ سے کچھ نہ کہو۔ مجھ سے ہی آج زیادتی ہو گئی ہے۔ اور قصور میرا ہی ہے۔

اب دیکھ لو۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ایک شخص نبوت کا دعوٰے کرتا ہے۔ اور خدا اسے یہ کہتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جا اور دنیا میں میرا نام پھیلا لیکن اس کا حال یہ ہے کہ ایک شخص خود اس کے گھر کے سامنے اسے گالیاں دیتا ہے۔ اور وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا۔ کہ اسے کوئی جواب دے مگر

حکم یہ ہے

کہ ساری دنیا میں جا کر خدا تعالے کا نام پھیلا۔ دیکھو عہدہ کتنا بڑا دیا گیا ہے اور آپ کی حیثیت کتنی کمزور اور قابل رحم تھی۔ تو اس صورت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تجھ پر وہ زمانہ بھی گزرا ہے۔ جب تو بالکل فقیر غریب اور یتیم تھا۔ اور دنیا کی مدد کا محتاج تھا۔ لیکن اب تجھ پر وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ جب ہزاروں ہزار لوگ تیری بیعت کریں گے۔ اور تیرے قدموں پر اپنی جانیں قربان کریں گے۔ تو اس زمانہ کو بھی دیکھ اور اس زمانہ کو بھی دیکھ۔ جب تیری پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ تجھے بتایا گیا تھا کہ ایک دن تیری تبلیغ کے رستے کھل جائیں گے چنانچہ اب وہ رستے کھل گئے ہیں۔ اب تو سمجھ لے کہ

تیرا خدا کتنا زبردست ہے

جب تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس وقت بھی اس نے تیری مدد کی اور اب جو تو طاقتور ہو گیا ہے۔ اور ساری دنیا میں تیری تبلیغ کے رستے کھل گئے ہیں۔ تب بھی وہ خدا تیری مدد کو آئے گا اور تیری تائید کریگا۔

دوسرا واقعہ

آپ کی کمزوری کا تاریخوں میں یہ آتا ہے کہ ہجرت کے قریب آپ اپنے ایک غلام کو ساتھ لے کر خدائے واحد کا نام پھیلانے کے لئے طائف تشریف لے گئے۔ مکہ کا قانون یہ تھا کہ جب تک کوئی شخص مکہ میں رہے۔ اس وقت تک وہ مکہ کی پناہ میں ہوتا تھا۔ لیکن اگر وہ وہاں سے چلا جائے۔ تو وہ دوبارہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ وہ مکہ کا شہری نہیں رہا۔ اور پھر جب تک مکہ کا کوئی بڑا رئیس اسے پناہ نہ دے۔ وہ شہر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ تو آپ کے غلام نے آپ سے کہا کہ آپ ایک دفعہ مکہ سے باہر چلے گئے تھے اور مکہ کے قانون کے مطابق اب آپ اس شہر کے نہیں رہے۔ اس لئے آپ مکہ میں اس وقت داخل ہو سکتے ہیں جب وہاں کا کوئی رئیس آپ کو پناہ دے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا۔ کہ میں مکہ والوں میں سے مطعم بن عدی کو جانتا ہوں کہ وہ شریف الطبع انسان ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے جا کر کہو۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ تم مجھے پناہ دو۔ میں خانہ کعبہ میں خدا تعالےٰ کی پرستش کرنا چاہتا ہوں اور اس غرض سے آیا ہوں کہ تم مجھے پناہ دینے کے لئے تیار ہو۔ وہ

مطعم بن عدی کے پاس گیا

اور اسے آپ کا پیغام دیا۔ مطعم بن عدی نے اسی وقت اپنے بیٹوں کو بلایا۔ اور کہا اپنی تلواریں سونت لو۔ شہر کے دروازہ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑا ہے اور وہ شہر میں آنا چاہتا ہے۔ اور اس کے شہر میں آنے کی غرض محض خدا تعالےٰ کی عبادت ہے۔ اور یہ ایسا مقدس کام ہے کہ اس کے لئے اگر ہم اپنی جانیں بھی لڑا دیں تو کم ہے۔ چنانچہ اس کے بیٹے اس کے ساتھ چل پڑے۔ اور وہ دروازہ پر آیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے تھے۔ مطعم بن عدی نے کہا آئیے اور ہمارے آگے آگے چلئے۔ ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ اور اگر کسی نے آپ کو ذرا بھی چھیڑا۔ تو ہم اس کی گردن اڑا دینگے

چنانچہ وہ آپ کو اپنے بیٹوں کی حفاظت میں آپ کے گھر چھوڑ آیا۔

(زرقانی جلد اول صفحہ ۳۰۶)

غرض یہ بھی ایک تنگی کا وقت تھا کہ آپ مکہ کے قانون کے مطابق شہر بدر کر دئے گئے تھے۔ اور آپ سوائے اس کے کہ کوئی کافر رئیس آپ کو پناہ دے۔ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر

تیسرا واقعہ

آپ کے ضعف کا وہ آتا ہے جب کہ ہجرت کا وقت آیا۔ اور کفار نے مشورہ کیا۔ کہ آپ رات کو گھر میں لیٹے ہوئے ہوں۔ تو آپ کو قتل کر دیا جائے اس وقت بھی آپ میں کوئی طاقت نہیں تھی۔ اگر دشمن چاہتے تو آپ کو بڑی آسانی سے قتل کر سکتے تھے۔ یہ خدا تعالےٰ کا ہی نشان تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑی دلیری سے گھر سے باہر نکلے۔ آپ نے دیکھا کہ کافر چاروں طرف کھڑے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسا تصرف کیا کہ آپ ان کے درمیان سے نکل گئے۔ اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے

ان کی خود اپنی روایت ہے

کہ ہمیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نظر ہی نہیں آیا۔ اگر وہ ہمیں نظر آتا۔ تو ہم اسے مار نہ ڈالتے۔ آپ سیدھے حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف چلے گئے۔ پھر تاریخوں میں آتا ہے کہ کفار نے آپ کا پیچھا کیا۔ اور وہ غار ثور کے مونہہ تک پہنچ گئے اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر گھبرائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ لاتحزن ان اللہ معنا (توبہ ع) ابوبکرؓ ڈرو نہیں

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے

مکہ والوں نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو زندہ یا مردہ واپس لائے۔ ہم اسے سو اونٹ انعام دیں گے۔ اس لالچ میں ہر طرف آپ کی تلاش شروع ہو گئی۔ اور جب آپ مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو ایک شخص سراقہ نامی انعام کے لالچ میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا۔ اور جب اس نے آپ کو دیکھ لیا۔ تو آپ پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اب دیکھو یہ کتنے بے دست و پائی کی بات ہے۔ کہ ایک کافر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے اور

74

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بچانیوالا کوئی نہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو اس موقعہ پر بھی بچا لیا۔ چنانچہ جب وہ حملہ کی نیت سے آپ کے پاس پہنچا۔ تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس نے بہت کوشش کی۔ مگر اس کے پاؤں نہ نکلے۔ اس بات کا اس کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچے ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں آپ کو پکڑنے کی نیت سے آیا تھا۔ مگر

اب میں سمجھتا ہوں

کہ آپ واقعہ میں خدا تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور وہ آپ کو ایک دن سارے عرب پر قبضہ بخشے گا۔ آپ مہربانی فرما کر مجھے ایک پروانہ لکھدیں کہ جب خدا تعالےٰ آپ کو بادشاہ بنائے گا۔ تو مجھے امن دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ سے فرمایا۔ کہ اسے میری طرف سے یہ تحریر دے دو۔ وہ بعد میں ہمیشہ یہ تحریر لوگوں کو دکھاتا تھا۔ اور بڑے فخر کے ساتھ کہا کرتا تھا کہ میں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی معافی حاصل کی ہوئی ہے۔ گویا

اس شخص نے محسوس کر لیا

کہ جس شخص کی حفاظت اسی صورت میں ہوئی ہے کہ جب میں حملہ کرنے لگا تو میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور کمزوری کے ایسے زمانے گزرے ہیں جن کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔

ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ کفار نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ کی گردن پر رکھدی اور اس کا بوجھ اتنا زیادہ تھا۔ کہ آپ اس کی وجہ سے سجدہ سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب زیادہ دیر ہو گئی۔ تو کسی نے

حضرت فاطمہؓ کو اطلاع دیدی

وہ دوڑتی ہوئی آئیں۔ اور بڑا زور لگا کر

انہوں نے اس اوجھڑی کو آپ کی گردن سے اتارا۔ پھر ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں اتنے میں حضرت ابوبکرؓ کو خبر ہو گئی۔ وہ وہاں آئے اور انہوں نے آپ کو چھڑایا اور کہا۔ اے ظالمو تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اس شخص پر محض اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ یہ کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ آخر اس نے کوئی چوری کی ہو ڈاکہ مارا ہو یا قتل کیا ہو تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن خانہ کعبہ میں جو امن کی جگہ ہے تم نے اس شخص پر ظلم کیا ہے اور تم اس کے گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچ رہے ہو۔

اب تم سمجھ سکتے ہو

کہ خانہ کعبہ میں جو کفار کے نزدیک بھی امن کی جگہ تھی ایک شخص کے سر پر جبکہ وہ عبادت کر رہا ہو اونٹ کی اوجھڑی لاکر رکھ دینا۔ اور اس کے گلے میں پٹکا ڈالنا اسی وقت ہو سکتا ہے جب یہ سمجھا جائے کہ یہ شخص بالکل بے حیثیت ہے۔ ورنہ اگر وہ کسی کا رشتہ دار نہ بھی ہوتا تب بھی مکہ کے لوگ تلواریں لے کر آ جاتے اور کہتے کہ خانہ کعبہ کو امن حاصل ہے تم کون ہوتے ہو کہ خانہ کعبہ میں آکر اس طرح ظلم کرتے ہو۔

پھر آپ کی

کمزوری کی ایک مثال

یہ ملتی ہے کہ آپ کی ایک بیٹی مکہ میں تھی جسے آپ نے مدینہ بلوایا۔ جب وہ مدینہ جا رہی تھیں تو ایک سنگدل شخص نے ان کی اونٹنی کا تنگ توڑ دیا۔ پھر وہ شخص خانہ کعبہ میں گیا اور اس نے خوب قہقہہ لگا کر رؤوسا کے سامنے کہا جاکے دیکھو محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کا کیا حال ہے۔ وہ مدینہ جا رہی تھی کہ میں نے اس کے اونٹ کا تنگ کاٹ دیا۔ اور وہ زمین پر گر گئی۔ اس وقت ہندہ بھی وہاں موجود تھی۔ یہ وہی ہندہ تھی جس نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکلوایا تھا اور جنگ بدر اور دوسری لڑائیوں میں گفار کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا کرتی تھی اور کہتی تھی جاؤ اور لڑو ورنہ ہم عورتیں تمہارے قبضہ میں نہیں آئیں گی۔ ہم تمہارے پاس تبھی آئیں گی جب تم مسلمانوں سے لڑو گے اور انہیں قتل کرو گے۔ وہ فوراً کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی۔ مکہ والو! تم کو شرم نہیں آتی۔ تم

وہ لوگ ہو جن کے باپ دادے اپنی بہادری پر فخر کیا کرتے تھے اور

اب تمہاری یہ حالت ہے

کہ تم نے ایک ایسی عورت کے اونٹ کا تنگ کاٹ دیا۔ جس کا باپ کئی سو میل کے فاصلہ پر تھا اور اس کو نیچے گرا دیا۔ تمہیں اس حرکت پر شرم کرنی چاہیئے۔ اب اس واقعہ کا ہونا بھی آپ کی کمزوری کی وجہ سے ہی تھا ورنہ بعد میں اللہ تعالےٰ نے جب آپ کو طاقت دی تو آپ کے متبعین نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں تک کو پاش پاش کر دیا۔ اور قیصر و کسریٰ کے مقابلہ میں مکہ والوں کی اتنی حیثیت بھی نہ تھی جتنی ایک نمبردار کے سامنے کسی چوڑھے کی ہوتی ہے۔ پس ان کا مکہ میں ایسی حرکت کرنا یعنی آپ کی بیٹی کی سواری کا تنگ کاٹ کر اسے نیچے گرا دینا بتاتا ہے کہ وہ اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی بے کس اور بے بس سمجھتے تھے

غرض تاریخ میں کثرت سے ایسے واقعات آتے ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک وقت ایسا آیا جو آپ کی

نہایت درجہ کمزوری اور بے بسی

پر دلالت کرتا تھا۔ مگر اس کے بعد پھر وہ زمانہ آیا جب نصر اللہ اور فتح آ گئی اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اس زمانہ کی تاریخ کو جب ہم پڑھتے ہیں تو پھر ہمیں اور رنگ کے واقعات دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ نصر اللہ اور فتح کا زمانہ آیا تو ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب مکہ والوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "خزاعہ" پر حملہ کر دیا تو انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ مسلمان اپنے حلیف قبیلہ کی مدد کے لئے کہیں مکہ پر حملہ نہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا۔ تاکہ وہ کسی طرح مسلمانوں کو حملہ سے باز رکھے جب

جب حدیبیہ کی صلح ہوئی ہے

اس وقت ابوسفیان مکہ میں نہیں تھا۔ انہوں نے ابوسفیان سے کہا کہ تو اب مدینہ میں جا اور مسلمانوں سے کہہ کہ اس معاہدہ کے وقت چونکہ میں مکہ میں نہیں تھا اس لئے وہ معاہدہ میری تصدیق کے ساتھ اب شروع ہو گا۔ اور پھر دس سال کی

میعاد بھی تھوڑی ہے اسے بھی بڑھا دیا جائے۔ وہ مدینہ پہنچا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ملا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی ملا۔ مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ آخر وہ حضرت علیؓ کے پاس گیا اور ان سے مشورہ طلب کیا۔ حضرت علیؓ نے مذاقاً کہا کہ تم مسجد میں جاکر یہ اعلان کر دو کہ میں چونکہ اپنی قوم کا سردار ہوں اور معاہدہ پر میرے دستخط نہیں۔ اس لئے آج سے وہ معاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کی اتنی مدت بھی بڑھائی جاتی ہے۔ اس نے اس مذاق کو مان لیا اور مسجد میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ مدینہ والو! تم نے ایسے لوگوں سے معاہدہ کر لیا تھا جن کی کوئی ذمہ داری نہیں

ذمّہ داری میری ہے

اور میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے چاہتا ہوں کہ معاہدہ کی مدت بھی بڑھ جائے اور میرے دستخط بھی ہو جائیں سو وہ معاہدہ آج سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اب اس پر میری تصدیق ہے اور معاہدہ کی مدت بھی اتنی بڑھا دی گئی ہے۔ اس اعلان پر سب صحابہؓ اس کی حماقت کی وجہ سے ہنس پڑے اور اس کو سخت ذلت محسوس ہوئی۔ بعد میں وہ بڑے غصہ میں حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے کہنے لگا تم نے جان بوجھ کر مجھے ذلیل کروایا ہے اور تم لوگ ہمیشہ ہمارے دشمن رہے ہو۔ اس کے بعد وہ ناکام واپس چلا آیا۔

اس سفر میں اللہ تعالےٰ نے

ابوسفیان کو ایک اور زک

بھی پہنچائی۔ اس کی ایک لڑکی امّ حبیبہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں۔ ابوسفیان کو خیال آیا کہ مدینہ آیا ہوں تو اپنی لڑکی سے بھی مل لوں۔ چنانچہ ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گیا۔ حضرت امّ حبیبہؓ نے بستر پر ایک چارپائی بچھائی ہوئی تھی۔ ابوسفیان اس پر بیٹھنے لگا۔ تو حضرت امّ حبیبہؓ نے وہ چادر جلدی سے اس کے نیچے سے کھینچ لی۔ ابوسفیان یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ بیٹی کیا بات ہے کیا یہ چادر اس قابل نہیں کہ تیرا باپ اس پر بیٹھ سکے۔ یا میں اس قابل نہیں ہوں کہ میں اس پر بیٹھوں۔ حضرت امّ حبیبہؓ نے کہا تم ہی اس قابل نہیں ہو

کہ اس چادر پر بیٹھو۔ ابوسفیان نے کہا۔ بیٹی تم نے یہ کیا کہا۔ کیا میں تیرا باپ نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے باپ ہو۔ لیکن اس کے باوجود میں پسند نہیں کرتی کہ جس چادر پر خدا کا رسولؐ بیٹھتا ہے اس پر تم جو خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہو بیٹھو۔ اب دیکھو جب

نصر اللہ اور فتح کا زمانہ آیا

تو کس طرح ابوسفیان کو خود اس کی لڑکی نے ذلیل کیا۔ اس کی لڑکی کی نظر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی عزت اور عظمت تھی کہ اس نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ جس چادر پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے اس پر ابوسفیان بیٹھے۔ پھر وہ دن بھی آگیا جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو مکہ والوں پر کامل فتح عطا فرمائی۔ ابوسفیان جب اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوا بلکہ الٹا ذلیل ہوا تو وہ مکہ کی طرف دوڑا تاکہ مکہ والوں کو صورت حال سے باخبر کر دے۔ مکہ والوں نے پھر آپس میں مشورہ کیا اور ابوسفیان سے کہا کہ وہ مکہ سے باہر نکل کر پتہ تو لے کہ مسلمان کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ابوسفیان ایک منزل ہی باہر گیا تھا کہ اس نے سارا جنگل روشن پایا۔ یہ آگ جو تمام خیموں کے آگے جلائی گئی تھی

ایک ہیبت ناک نظارہ

پیش کر رہی تھی۔ حضرت عباسؓ کی ابوسفیان سے پرانی دوستی تھی۔ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ لیا اور اسے آواز دے کر کہا سامنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لشکر خیمہ ڈالے پڑا ہے۔ جلدی سے میرے پیچھے سواری پر بیٹھ جاؤ اور رسول اللہؐ کی خدمت میں چلو۔ کیونکہ حضرت عباسؓ ڈرتے تھے کہ حضرت عمرؓ پہرہ پر مقرر ہیں انہوں نے اسے دیکھ پایا تو وہ کہیں اسے قتل نہ کر دیں۔ چنانچہ ابوسفیان حضرت عباسؓ کے پیچھے بیٹھ گیا اور سواری کو اڑاتا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جا پہنچے اور ابوسفیان کو دھکا دے کر آگے کیا۔ اور کہا کم بخت آگے بڑھ اور بیعت کر لے۔ اس وقت

دہشت اور خوف کی وجہ سے

ابوسفیان سخت مبہوت ہو چکا تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا۔ عباسؓ ابو سفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور رات اپنے پاس رکھو اور صبح میرے پاس لانا۔ جب صبح وہ حضرت عباسؓ کے ساتھ باہر نکلا تو نماز کا وقت تھا اس نے دیکھا کہ ہزاروں مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہاتھ باندھے صف میں کھڑے ہیں۔ جب آپؐ رکوع کرتے ہیں تو وہ سب کے سب رکوع کرتے ہیں۔ جب آپ سجدہ کرتے ہیں تو وہ سب کے سب آپ کے ساتھ سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ پھر آپ سجدے سے سر اٹھاتے ہیں تو وہ بھی آپ کے ساتھ سر اٹھا بیٹھتے ہیں۔ پھر آپ سجدہ میں جاتے ہیں تو تمام لوگ آپ کے ساتھ سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ پھر تشہد میں بیٹھتے ہیں تو تمام لوگ آپ کے ساتھ تشہد میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ابو سفیان نے یہ نظارہ دیکھا تو اس نے خیال کیا کہ یہ سب کچھ اس کے مارنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس نے حضرت عباسؓ سے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ عباسؓ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کہیں میرے قتل کی تدبیر تو نہیں ہو رہی حضرت عباسؓ نے کہا۔ ابو سفیان تیری کیا حیثیت ہے کہ دس ہزار مسلمان تیرے لئے سازش کریں۔ یہ تو نماز ہو رہی ہے۔ ابو سفیان کہنے لگا عباسؓ میں نے

کسریٰ کا دربار

بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے۔ لیکن میں نے ان کی رعیت کو بھی اس قسم کی اطاعت کرتے نہیں دیکھا جس قسم کی اطاعت یہ لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ تو مکے والوں کو کھا جائیں گے۔ تم مجھے اجازت دو کہ میں واپس جا کر مکے والوں کو بتا دوں کہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ تا کہ وہ اپنے بچاؤ کی کوئی صورت کر لیں۔ پھر حضرت عباسؓ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ ابو سفیان آپؐ سے کہنے لگا۔ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی طرح مکہ والے بچ جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا وہ بچ جائے گا — ابو سفیان نے کہا خانہ کعبہ تو بہت چھوٹی جگہ ہے وہاں مکے والے تو نہیں آ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا جو لوگ تیرے گھر میں داخل ہو جائیں گے وہ بھی بچا لئے جائیں گے۔ ابو سفیان نے کہا یا رسول اللہ میرا گھر بھی تو چھوٹا سا ہے وہاں بھی ہر شخص پناہ نہیں لے سکے گا آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کرلے گا اسے بھی کچھ نہیں کہا جائے گا۔ ابو سفیان نے کہا یا رسول اللہ اگر مکہ والوں کو وقت پر یہ خبر نہ مل سکی تو وہ اپنے اپنے گھروں میں کیسے پہنچ سکیں گے۔ اس کے علاوہ بھی کوئی رعایت ہونی چاہیئے۔ آپؐ نے ایک چادر منگوائی اور اس کا ایک جھنڈا بنوایا اور فرمایا

یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے

آپؐ نے وہ جھنڈا حضرت بلالؓ کے ایک انصاری بھائی کو دیا اور فرمایا جو شخص بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اسے بھی پناہ دی جائیگی آپ کے اس حکم میں بھی ایک لطیف حکمت تھی۔ مکہ والے حضرت بلالؓ کے پاؤں میں رسّی ڈال کر انہیں گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے وہ سخت تیز گرمی میں گرم ریت پر لٹا کر جوتوں سمیت ان کے سینہ پر ناچتے اور گرم پتھروں پر انہیں گھسیٹتے ہوئے کہتے تھے کہ کہو ایک خدا نہیں بلکہ بت بھی خدا ہیں۔ اس پر وہ کہتے تھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ آج بلالؓ کا دل انتقام کی طرف بار بار مائل ہوتا ہوگا۔ اگر میں نے انہیں معاف کر دیا تو وہ کہے گا۔ کہ ماریں تو میں کھاتا رہا۔ لیکن جب میرے انتقام کا وقت آیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

مکے والوں کو معاف کر دیا

اس خیال کے آنے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کے نام کا ایک جھنڈا بنا کر کہا کہ آج جو شخص بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا اسے بھی پناہ دی جائے گی۔ اس طرح مکہ والے اکثر محفوظ رہے۔ صرف اس طرف کچھ لوگ مارے گئے جس طرف سے حضرت خالدؓ نے حملہ کیا تھا۔ اور

اس کی وجہ یہ تھی

کہ ان لوگوں کو صحیح اطلاع نہیں پہنچ سکی تھی۔ اور انہوں نے حضرت خالدؓ کا مقابلہ شروع کر دیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں تم لوگوں نے ہی اپنے آدمیوں کو خبر نہیں پہنچائی تھی۔ ورنہ وہ

مقابلہ کرکے

موت کے منہ میں نہ جاتے۔

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

عبد المجید خانصاحب جو خورجہ کے رہنے والے ہیں کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہیں اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوراً ان کے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ربوہ

ولادت

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۶۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت بچے کی درازیٔ عمر۔ کامل صحت اور اسلام و احمدیت کا خادم بننے کی دعا فرمائیں۔ قریشی عبد الغفار۔ صدر بازار۔ اوکاڑہ

درخواست دعا

میرے والد قبلہ شیخ فضل حق صاحب ربوہ میں بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ نیز میرے دو بچے جو کہ ربوہ میں برائے تعلیم مقیم ہیں بعارضہ بخار۔ نزلہ زکام۔ کافی بیمار رہے۔ میں خود بھی اسی تکلیف میں مبتلا ہو گئی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ہم سب بیماروں کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا بڑا بچہ عزیز نصیر احمد طاہر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ نے امسال ورنیکلر میں شامل ہونا ہے۔ احباب اس کی اور اس کے دوسرے دو نوں بھائی منیر احمد اور بشیر احمد کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ جن مقاصد کے لئے ان ہر سہ کو ربوہ تعلیم کے لئے بھجوایا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ان مقاصد کو پورا فرمائے اور احمدیت کے روشن ستارے ثابت ہوں۔
احمدی بیگم زہرہ۔ بیگم ایس۔ اے بشیر احمد صاحب۔ کراچی

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہوگا۔

جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

پاکستان اکیڈمی آف سائنسز

پاکستان میں سائنٹیفک ریسرچ جاری رکھنے کے لئے سند یافتہ سائنس دانوں کی طرف سے وظائف وفیلوشپس کے لئے درخواستیں بمعہ تفصیلی کوائف ۳۰/۱۱/۵۷ تک بنام Secretary Pakistan Academy of Sciences + Vice chancellor Peshawer University طلب کی گئی ہیں۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۱۱/۵۷)

فرسٹ وفائنل امتحان رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس!

کراچی۔ ڈھاکہ ولاہور سینٹروں میں امتحان ۳۱/۱۲/۵۷ تا ۷/۱/۵۸ ہوگا۔ Secretary to Govt: of Pakistan, Ministry of Commerce High court Building Karachi سے مجوزہ فارم درخواست حاصل کر کے ۳۰/۱۱/۵۷ تک سکرٹری مذکور کو ارسال۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۱۱/۵۷)

بھرتی ٹریڈ اپرنٹسز

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں خالی اسامیاں ۱۲۵۔ عرصہ ٹریننگ چار سال۔ وظیفہ سال اول -/۲۰ ماہوار۔ دوم -/۲۵ سوم -/۳۰ چہارم -/۳۵
شرائط: پاکستانی۔ مڈل پاس۔ عمر ۱/۱/۵۷ کو ۱۵ تا ۱۸۔ ریلوے ملازمین کے عزیزان وقبائلی اور آزاد کشمیر کے امیدواران سے خاص مراعات۔ درخواست بمعہ مصدقہ نقول اسناد وکارڈ دفتر روزگار، ۱۴/۱۲/۵۷ تک بنام Divisional Superintendent Work Shops N. W. R, Training center Maghal Pura

پاکستان نیوی کیڈٹس میں کمیشن

امتحان داخلہ ۶ تا ۹ جنوری ۱۹۵۸ء۔ مضامین انگلش۔ سائنس۔ ریاضی وجنرل نالج
شرائط: پاکستانی میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۱/۱/۵۸ کو ۱۶ تا ۱۸½ فارم درخواست وتفصیل مندرجہ ذیل نیول ریکروٹنگ آفیسرز میں سے کسی سے طلب کریں ۵۸۔ مال لین روڈ۔ A-۸۔ ایم ۳۰ پشاور روڈ راولپنڈی۔ ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور۔ کوئینز روڈ کراچی۔ آخری تاریخ ۱۵/۱۲/۵۷ (پ۔ ٹ ۱۶/۱۱/۵۷)

(ناظر تعلیم)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو احمدی احباب ربوہ میں عارضی طور پر کوئی دوکان یا سٹال لگانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پندرہ دسمبر ۱۹۵۷ء تک اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوا دیں پندرہ دسمبر ۱۹۵۷ء کے بعد آنے والی درخواست پر غور نہیں ہو سکے گا۔

درخواست دہندہ کو اس امر کی توضیح کرنی ہوگی کہ انہیں کس قدر جگہ کی ضرورت ہوگی۔ (صدر عمومی ربوہ)

یہ آخری موقعہ ہے

حصہ آمد کے جن احباب کی طرف سے اس وقت تک بھی فارم اصل آمد سال ۵۶-۱۹۵۷ء یا اس سے پہلے سالوں کے پُر ہو کر نہیں آئے۔ ان کی خدمت میں اب حسب قاعدہ یہ فارم بصیغہ رجسٹری بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ان فارموں پر اپنی اصل آمد سالہا ئے مطلوبہ درج کر کے دو ہفتہ کے اندر اندر فارم واپس کر دیں۔ ورنہ حسب قاعدہ ان کی وصیتیں مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ اور اگر کوئی ناخوشگوار فیصلہ ان کے حق میں ہوا تو اس کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ دفتر نے بار بار اعلانات کے ذریعہ اسبات کو واضح کر دیا ہے کہ فارم پُر نہ کرنے کی صورت میں بھی موصی کو بقایا دار گردان کر اس کی وصیت منسوخ کی جا سکتی ہے۔ اور اب بصیغہ رجسٹری فارم بھجوانے کا یہ آخری موقعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

شعبہ تجنید مجلس خدام الاحمدیہ

قائدین توجہ فرمائیں

بعض مجالس کی طرف سے خدام کے فارم ہائے رکنیت پُر کروا کے مرکز کو بھجوائے گئے ہیں۔ ان میں بعض خامیاں پائی گئی ہیں۔ براہ کرم تمام قائدین آئندہ ان امور میں محتاط رہیں
(i) بعض فارم پنسل سے پُر کئے گئے ہیں۔ حالانکہ تمام فارم روشنائی سے پُر کئے جانے چاہئیں
(ii) بعض فارموں پر قائدین نے دستخط نہیں کئے۔

ایسے تمام فارم جن میں خامیاں رہ گئی ہیں۔ دوبارہ پُر کروائے جائیں گے۔ آئندہ تمام قائدین ان فارموں کو خود چیک کر کے یا اپنے کسی نمائندہ سے چیک کروا کے اور ان پر دستخط کر کے ارسال فرمایا کریں۔ نیز جن مجالس نے ابھی تک فارم پُر کروا کے نہیں بھجوائے۔ وہ فوراً بھجوائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمام سرکاری زمینیں کرایہ کے بغیر پٹے پر دینے کا فیصلہ

"زیادہ اناج اگاؤ" مہم کے تحت صوبائی حکومت کا اقدام

لاہور ۲۰ نومبر:- حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے بھر میں ایسی تمام سرکاری زمین جو ابھی تک کسی کو الاٹ نہیں ہوئی ہے۔ کاشتکاروں کو بغیر کرایہ کے پٹے پر دے دی جائے۔ اس زمین میں صرف اناج کاشت کرنے کی اجازت ہو گی۔

صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ خوراک کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے "زیادہ اناج اگاؤ" مہم کے پیش نظر کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت نہری اراضی کے لئے پہلے ایک سال تک اور بارانی اراضی کے پہلے دو سال تک نقد یا جنس کی صورت میں کاشتکار سے کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

فیصلے کے مطابق تمام غیر آباد سرکاری زمینیں کرایہ پر دے دی جائیں گی۔ مگر وہ زمینیں نہیں دی جائیں گی جن میں ہل چلانے سے کٹاؤ کا عمل تیز ہو یا جنگلات کو نقصان پہنچے۔

یہ زمینیں ساڑھے بارہ ایکڑ کے قطعات کی شکل میں زیادہ سے زیادہ تین سال کیلئے پٹے پر دی جائیں گی۔ اگر پٹہ دار اگلی فصل تک زمین کو زیر کاشت لانے میں ناکام رہا یا اس زمین کی کسی اور سرکاری کام کے لئے ضرورت پڑی تو پٹہ منسوخ کر دیا جائے گا اور دوسری صورت میں کھڑی فصل کے علاوہ اور کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا

تونس غیر جانبدار نہیں رہ سکتا

روم ۲۰ نومبر:- اٹلی میں تونس کے سفیر مسٹر حبیب بورقیبہ (جونیئر) نے کہا ہے کہ حکومت تونس نے روس سے اسلحہ کے لئے درخواست نہیں کی ہے۔ اور نہ روس نے تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کی کوئی پیش کش کی ہے۔

مسٹر بورقیبہ جونیئر نے جو صدر تونس کے صاحبزادے ہیں مزید کہا "روس کی یہ پالیسی ہے۔ کہ وہ اسلحہ یا اقتصادی امداد کی پیش کش کر کے کسی ملک میں نفوذ کرتا ہے۔ اور پھر وہاں پاؤں جما لیتا ہے۔ ہم اسے تونس میں یہ کاروائی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے"۔

مسٹر بورقیبہ نے اعلان کیا کہ تونس غیر جانبدار نہیں رہ سکتا وہ مغربی طاقتوں سے دوستی کی پالیسی پر عمل پیرا رہے گا

ویسٹ انڈیز ٹیم کو پاکستان آنے کی دعوت

بغداد الجدید ۲۰ نومبر ویسٹ انڈیز کے دورے پر روانہ ہونے والی پاکستانی کرکٹ ٹیم کے مینیجر مسٹر سعید احمد خاں نے بتایا ہے۔ کہ ویسٹ انڈیز کو بھی اپنی ایک ٹیسٹ ٹیم ۵۹-۱۹۵۸ء کے موسم سرما میں پاکستان بھیجنے کی دعوت دی گئی ہے۔

معاشرتی بہبود کا بین الاقوامی سیمینار

لاہور ۲۰ نومبر:- کل یہاں صوبائی محکمہ دیہی امداد، معاشرتی بہبود اور امداد باہمی کے افسروں کا ایک مشترکہ اجلاس وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی میاں افضل حسین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں صوبے کے معاشرتی بہبود اور دیہی امداد کے مختلف مسائل پر غور ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میاں افضل حسین نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے معاشرتی بہبود کے کام اور خاندانی منصوبہ بندی کی تربیت کے سلسلہ میں معاشرتی بہبود کے بین الاقوامی سیمینار کے لئے دس ہزار روپے کی رقم دی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس مقصد کیلئے پانچ ہزار روپے کی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سیمینار میں پاکستان کی طرف سے ملک عبداللطیف اور میجر زیڈ اے اسماعیل شریک ہوں گے

بھارتی جاسوس کی گرفتاری

سیالکوٹ ۲۰ نومبر پاکستان بارڈر پولیس نے ایک بھارتی باشندے کو گرفتار کیا ہے جو مشکوک حالات میں پاکستانی سرحد کے اندر گھوم رہا تھا۔ اسے پوچھ گچھ کے لئے پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ملزم نے اپنا نام ایارہ بتایا ہے۔ وہ گورداسپور موضع فتح گڑھ کا رہنے والا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ وہ یہاں جاسوسی کے لئے آیا تھا۔

وزیر اعظم سے اطباء کا مطالبہ

لاہور ۲۰ نومبر۔ آل پاکستان آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ایک وفد نے شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی زیر قیادت وزیر اعظم چندریگر سے ملاقات کے دوران پاکستانی عوام کو مزید طبی امداد مہیا کرنے اور طب یونانی کی سرکاری طور ترویج کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعظم نے وفد کے مطالبات پر ہمدردانہ غور و خوض کا وعدہ کیا۔

صدر آزاد کشمیر کا بیان

راولپنڈی ۲۰ نومبر۔ صدر آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت پاکستان سے تنازعہ کشمیر کے متعلق اپنی حالیہ بات چیت سے مطمئن ہو۔ آپ نے ایک بار پھر یہ کہا کہ کشمیری عوام اس جھگڑے کو عالمی عدالت میں پیش کرنے کے مخالف ہیں کیونکہ اس طرح تصفیہ میں مزید تاخیر ہو جائیگی سردار ابراہیم نے گراہم مشن کا خیر مقدم کیا

بھارت کو ہر سال تیس لاکھ ٹن اناج درآمد کرنا پڑیگا

غذائی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے

نئی دہلی ۲۱ نومبر:- بھارت کی غذائی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ آج شائع کر دی گئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۶۱-۱۹۶۰ء تک بھارت میں اناج کی پیداوار اصل ضرورت سے بیس لاکھ ٹن کم رہے گی۔ جس کے پیش نظر چند سال تک بھارت کو بیس سے تیس لاکھ ٹن اناج ہر سال درآمد کرنا پڑے گا۔

تحقیقاتی کمیٹی کے صدر مسٹر اشوک مہتہ تھے رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ملک کا غذائی مسئلہ حل کرنے کے لئے پیداوار بڑھانے اور آبادی کی شرح میں اضافہ کی روک تھام کی زبردست کوششیں ضروری ہیں۔ کمیٹی نے کنٹرول بالکل ختم کرنے کی تجویز سے اختلاف کرتے ہوئے نرخوں پر سرکاری نگرانی کی سفارش کی ہے۔ تاکہ اناج اور دوسری چیزوں کے نرخ متوازن رکھے جا سکیں۔ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ نرخوں کو مستحکم رکھنے کے لئے اعلیٰ اختیارات رکھنے والا ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ جس میں محکمہ ہائے خوراک، زراعت، صنعت و تجارت کے علاوہ ریلوے، پلاننگ کمیشن اور ریزرو بنک آف انڈیا کے نمائندے شامل ہوں۔ تحقیقاتی کمیٹی نے فاضل اناج کے علاقوں میں اناج کی جبری فراہمی کی بھی سفارش کی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں یہ ٹنڈر ۲۵-۱۱-۵۷ کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے ۲۵-۱۱-۵۷ کو ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں۔ اور اسی روز ۲ بجے بعد دوپہر پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل کیشئر لاہور کے پاس بہ صورت نقد جمع کرانا ہوگا	تکمیل کام
۱	گل مو کل ریلوے سٹیشن پر (جو نصور پاک پٹن سیکشن پر واقع ہے) ۵ یونٹ کلاس چہارم سٹاف کوارٹرز گرانا اور ان کی دوبارہ تعمیر کرنا اور قلعہ دیا سنگھ پر ایک یونٹ کلاس ففتھ سٹاف کوارٹر گرانا اور دوبارہ تعمیر کرنا۔ اور گل مو کل ریلوے سٹیشن پر (جو نصور پاک پٹن سیکشن پر واقع ہے) کلاس چہارم سٹاف کوارٹر گرانا اور دوبارہ تعمیر کرنا۔	۱۵,۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	۲ ماہ

۲۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ہیں وہ ۲۵-۱۱-۵۷ تک .... اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفیکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر دے سکتے ہیں۔

۳۔ مفصل شرائط ہدایات اور مطبوعہ شیڈول ریٹ اور اندازے وغیرہ میرے دفتر میں کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

۴۔ یہ بات مد نظر رہے کہ عمارت گرانے سے جو اینٹیں نکلیں گی ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور کام کی تکمیل کے لئے باقی مطلوبہ اینٹوں کا انتظام ٹھیکیدار کو خود کرنا ہوگا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

حفاظتی کونسل میں پانچ طاقتی قرارداد پر بحث

(بقیہ صفحہ اول)

نمائندے کی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ ریاست سے تمام فوجیں ہٹالی جائیں۔ اور وہاں اقوام متحدہ کی فوج تعینات کر دی جائے۔ یہ تجویز موجودہ تعطل کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا میں اس نئی پانچ طاقتی قرارداد کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس میں ایسے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں جن سے سمجھوتے کے وسیع امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مسٹر مینن نے عراق پر جو الزامات لگائے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ عراق ہندوستان سے دوستانہ تعلقات چاہتا ہے اس لئے میں مسٹر مینن کے الزامات کا جو غالباً انہوں نے اپنے ذاتی رجحان طبع کی وجہ سے لگائے ہیں کوئی نوٹس نہیں لینا چاہتا اور درگزر کرتا ہوں۔ اس کے بعد کونسل کا اجلاس آج رات تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴